



سوال

(340) صلیب کے متعلق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس صلیب کی کیفیت کیا ہے جس سے منع کیا گیا ہے اور اس کے پہننے پر تنبیہ کی گئی ہے۔ کیا اس کی کسی قسمیں ہی؟ اگر کوئی مسلمان گھڑی پین وغیرہ فروخت کرنے کیلئے کسی کمپنی کا نمائندہ (ایجنٹ) ہو تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ کمپنی کی اشیاء کی نمائش کے لئے عیسائیوں کو ملک میں بلائے؟ اور نمائش کے موقع پر اس غیر مسلم ملک کے جھنڈے اور معروف مونوگرام گھر کے سامنے اور سڑکوں پر لگائے؟ وہ ایک عام آدمی ہے حکومت میں شامل ہے نہ حکومت کا نمائندہ ہے بلکہ محض اپنی ذات اور اپنے دکان کا نمائندہ ہے۔ جس اس سے بات کی گئی اور بتایا گیا کہ صلیب کے نشان والا جھنڈا لگانا شرعاً منع ہے۔ (یہ نشان اس قسم کا ہے جس طرح ”ویسٹ اینڈ“ نامی گھڑی پر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے (+) اس نے کہا ”یہ تو اس طرح کی لکڑیاں ہیں جس طرح بڑے ڈول کے منہ میں ہوتی ہیں اور یہ محض کمپنی کا نشان ہے۔ اس نے یہی وجہ بتائی۔ اس نے مزید کہا ”جب میں ان کے پاس گیا تو انھنے سعودی عرب کا جھنڈا بھی لگایا اور سوئٹزرلینڈ کا بھی۔ وہ اس طرح کی وجوہات بیان کرتا ہے اور وہ فرد ہے جو کسی (کمپنی یا ادارہ) کا نمائندہ نہیں۔ گزارش ہے کہ اس قسم کے کام کے متعلق فتویٰ ارشاد فرمائیں کیا یہ بھی نصاریٰ کی تنظیم میں داخل ہے؟ کیا اس قسم کے موقعوں پر اس طرح کے جھنڈے وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں؟ اگر وہ ملکے کہ میں ان کا احترام نہیں کرتا تو کیا اس کی بات مافی جائے گی؟ اگر ہم اسے نصیحت نہ کریں تو کیا ہمیں گناہ ہوگا؟ اس قسم کے معاملہ میں برائی کو منع کرنے کے کیا درجات ہیں؟ براہ کرم فتویٰ ارشاد فرما دیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وہ صلیب جس کے متعلق ان کے مشور غلط عقائد ہیں اور جو آج کل عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ایک لمبے خطے پر ایک چھوٹا خط کھینچا جائے کہ اوپر والا چھوٹا خط نیچے والے لمبے خط کو اوپر سے تقریباً ایک تہائی پر قطع کرے اور اس طرح خطوط کے ملنے سے قائمہ زاویے بنیں۔

برائی سے منع کرنے کے درجات جناب رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بیان فرمائے ہیں:

(مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْبِرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ) (صحیح مسلم)

”تم میں سے جو شخص کوئی برائی کو دیکھے، اسے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے)، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (نفرت کرے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“



یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "صحیح" میں روایت کی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ